نقش آغاز بسم اللہ الرحمن الرحیم راشد الحق سمیع حقانی

سوات معاہدۂ امن کی ناکامی اور لاکھوں متاثرین کی آمد

ملک اور خطہ میں جاری آگ کہاں سے کہاں پھیل گئی ہے۔ اہل وطن کو ہر روز قیامت کی ہولنا کیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ خون کا ایک سیلاب ہے جس میں بدقسمت مسلمان بالعموم پاکستانی اور پھر خصوصاً پختون اس میں بہتے چلے جارہے ہیں۔ معلوم نہیں کہ مسلمانوں اور پختونوں کو کن اعمال کی سزادی جارہی ہے؟ گزشتہ تیس برس سے افغانستان اور اس کے ملحقہ پختونوں کے علاقے ساری دنیا کیلئے تختہ مشق ستم بنے ہوئے ہیں۔ طرفہ تماشہ یہ ہے کہ پختونوں کے ساتھ یہ ظالمانہ اور سفاکانہ کاروائیاں ایسے وقت میں کی جارہی ہیں جب زمام اقتدار پختونوں کے تحفظ کی نام نہاد علمبردار قوم پرست جماعت اے این پی کے ہاتھوں میں ہے' وہ اے این پی جنھیں خان عبدالغفار خان کے عدم تشدد کے فلسفہ پہ بڑا ناز ہے۔ اگرچہ اس جماعت کی حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ موجودہ صورتحال میں بھی یہ فوجی آپریشن اور پختونوں کی قتل وغارت گری اسی جماعت کی مکمل آشیر باد سے ہورہی ہے۔ معاہدۂ امن کی ناکامی اور صوبہ سرحد کی تباہی و بربادی میں اسی حکومت کی نالائقی کارفرما ہے۔ متاثرین سوات کی مدد کیلئے بھی صوبائی حکومت مکمل طور پر ناکام نظر آرہی ہے۔ اخلاقاً تو آپریشن میں پختونوں کی اسقدر تباہی و بربادی پر اسے مستعفی ہوجانا چاہیے تھا لیکن ......

سوات کی خوبصورت وادیوں کو نہ جانے کس دشمن کی نظر لگ گئی ہے کہ اب پوری وادی جہنم کا روپ دھار چکی ہے۔ سوات کے طالبان اور پھر افواج پاکستان کے درمیان جاری لڑائی نے سب کچھ جلا کر رکھ دیا ہے۔ جان بوجھ کر ایک منظم سازش کے ذریعے نظام عدل کو چند روز کیلئے بھی برداشت نہ کیا جاسکا۔ مختلف حیلوں بہانوں سے اسے ختم کرنے کی کوششیں پہلے دن ہی سے شروع کردی گئیں تھیں اور بالکل ابتداء ہی میں اس نظام کا گلہ گھونٹ دیا گیا پھر افواج پاکستان نے سوات میں ایسی بڑی خطرناک کاروائی شروع کردی کہ ماضی بعید میں کسی بھی فوج نے اپنے ہی ملک میں شاید ہی اس بڑے پیمانے پر کی ہو۔ اس افسوسناک آپریشن کے نتیجے میں سوات' بونیر' دیر سے اب تک تیس لاکھ کے لگ بھگ معصوم اور بے گناہ باشندے اپنی جنت نما وادیوں سے اس گرمی میں پاکستان بھر میں دھکے کھانے کیلئے اور سر چھپانے کیلئے مارے مارے پھر رہے ہیں۔ پھر آگے سے ''انسانی حقوق'' کی نام ونہاد متعصب تنظیم متحدہ نہیں بلکہ ''مہاجر قومی موومنٹ'' اور سندھی جماعتوں نے کراچی اور سندھ کے دروازے بھی ان کیلئے بند کردیئے ہیں۔ قیام

پاکستان کے وقت جو عظیم ہجرت ہوئی تھی اس کے بعد یہ دوسری بڑی ہجرت ہے۔لیکن افسوس اس پر ہے کہ یہ ہجرت اپنے ہی وطن میں اپنے ہی افواج کے ہاتھوں ہوئی۔اگر یہ آپریشن ضروری بھی تھا تو ان مہاجرین کیلئے پہلے سے تیاریاں کیوں نہیں کی گئیں؟ پھر بعد میں بھی ان مہاجرین کی سنجیدہ مدد وفاقی اور صوبائی حکومتوں کی جانب سے نہیں کی گئی۔ صرف زبانی جمع خرچ کیا جارہا ہے اور دنیا بھر سے ان معصوم باشندوں کے نام پر لاکھوں کروڑوں ڈالر ہتھیائے جارہے ہیں۔اور ان مہاجرین کی عملی مدد برائے نام ہی حکومت کررہی ہے۔اس موقع پر ہم صوبہ سرحد کے غیور عوام کی بے مثال قربانیوں اور ایثار کا ذکر ضروری سمجھتے ہیں جنہوں نے انصار مدینہ منورہ کی یاد تازہ کرتے ہوئے اپنے لٹے پٹے اور مفلوک الحال بھائیوں کے لئے نہ صرف اپنے گھروں،سکولوں،حجروں میں جگہ دی بلکہ اپنے دلوں اور آنکھوں کے دروازے ان کیلئے وا کیے۔تقریباً ۲۸ر لاکھ کے قریب افراد کو صوبہ سرحد کے لوگوں نے اپنے ہاں پناہ دی ہوئی ہے۔جبکہ صرف ڈیڑھ لاکھ افراد کیمپوں میں موجود ہیں۔یہ اسلامی اخوت بھائی چارے اور ایثار کی مثال اکیسویں صدی میں ظہور پذیر ہوئی ہے۔مقام مسرت ہے کہ ابھی مسلمانوں میں دینی حمیت اور ایثار اور جود وسخا کی رمق زندہ وتابندہ ہے۔

ہمارا حکومت سے یہ سوال ہے کہ کیا فوجی آپریشن سوات کے مسئلہ کا صحیح و دیرپا حل ہے؟ کیا اس فوجی آپریشن سے انہوں نے تمام مطلوبہ مقاصد حاصل کرلئے ہیں؟ کیا یہ علاقے دوبارہ شورش میں مبتلا نہیں ہوں گے؟ اور کیا یہ آگ ردعمل کے طور پر پورے ملک میں پہلے سے زیادہ نہیں بھڑکے گی؟ لاہور، پشاور کے افسوسناک بم دھماکے آنے والے خوفناک واقعات کا پیش خیمہ اور نوشتہ دیوار ہیں۔جب تک کہ مرض کی پوری تشخیص نہیں کی جاتی اس قسم کے آپریشن اور کاروائیاں صرف آب رواں پر نقش بنانے کے مترادف ہیں۔ اس کے علاوہ افسوسناک اطلاعات یہ بھی ہیں کہ حکومت اس آپریشن کا دائرہ کار شمالی وجنوبی وزیرستان اور دیگر قبائلی علاقوں میں بھی پھیلانا چاہتی ہے۔جس سے مزید لاکھوں پاکستانیوں اور پختونوں کے بے گھر ہونے کا اندیشہ ہے اور اسکے نتیجے میں بھی ہزاروں پاکستانیوں کا خون بہنے کا قوی امکان ہے۔خدارا! دوسروں کو خوش کرنے کیلئے اپنے گھربار جلانے کا یہ خطرناک ''شوق'' اب مزید بند ہونا چاہیے کہ اس قسم کی ظالمانہ اور ناعاقبت اندیشانہ فیصلوں سے اب پاکستان کی سالمیت اور اس کا وجود بھی خطروں کی زد میں ہے۔اس کے علاوہ بلوچستان کی نازک صورتحال بھی آئندہ آنے والے خاموش طوفانوں کا پتہ دے رہی ہے۔

آخر میں ہمارا حکومت سے یہ مطالبہ ہے کہ وہ فی الفور فوجی آپریشن بند کرکے لاکھوں متاثرین کی باعزت اپنے گھروں کی واپسی کیلئے عملی اقدامات اٹھائیں اور سوات کے متاثرین جن کے گھربار،فصلیں اور اربوں روپوں کی املاک تباہ ہوگئے ہیں انکی آبادکاری کی طرف فوری توجہ دی جائے۔اگر غریبوں کو زندگی اور اس کی بنیادی ضروریات سے محروم رکھنے کا یہ ظالمانہ سلسلہ جاری رکھا گیا تو یہ بات خارج از امکان نہیں کہ حکمرانوں کے شاہی محلات اور تاج و تخت بھی اس آگ کی تپش اور لپیٹ سے دور نہ رہ سکیں گے۔